48

جماعت قادیان کے متعلق

فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء

تشہد وتعوذ کے بعد حضور نے حسب ذیل آیات کی تلاوت کی:-

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ (الناس)

اور فرمایا:-

آج میں مختصر طور پر ایک خاص بات کی طرف یہاں کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ بہت سی باتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ جنہیں کہنے والا تو اپنے مُنہ سے نہایت آسانی اور جلدی سے نکال دیتا ہے۔ مگر وہ دوسروں کے لئے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہیں اور ان کے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ کہیں کے کہیں چلے جاتے اور بالکل گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا نام جو دوسروں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں خنّاس رکھتا ہے۔ اور ایسی باتیں کرنے والوں اور اس قسم کے فِتنہ کو اتنا بڑا اور اس قدر خطرناک قرار دیتا ہے کہ اپنی تین صفات کے ذریعہ ان سے پناہ مانگنے کی ہدایت کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ۔ اِلٰهِ النَّاسِ تو خدا تعالیٰ کی ان تین صفات۔ رَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاس اور اِلٰهِ النَّاسِ کے ذریعہ ایسے لوگوں اور ان کے فتنہ سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ عام طور پر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کو ایک ہی صفت سے پکارا جاتا ہے۔ مگر یہاں تین صفتیں بیان فرمائی ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ پناہ مانگو۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ فتنہ بہت ہی بڑا ہے۔

بعض اوقات ایک بات کو بہت معمولی اور چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کے نتائج بہت خطرناک نکلتے ہیں۔ آپ لوگوں نے سُنا ہوگا۔ حضرت مولوی صاحب سنایا کرتے تھے کہ خلافت بغداد کی تباہی کی ابتداء دو شخصوں کی معمولی باتوں سے ہی شروع ہوئی تھی۔ دونوں جا رہے تھے۔ ایک نے دوسرے کو کہا۔ آؤ کباب کھائیں۔ دوسرے نے کہا کباب کیا کھانے ہیں۔ آؤ لڑائی کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے شیعوں کے محلہ میں جا کر کہدیا کہ سُنّی تمہارے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ اور سُنّیوں کے ہاں جا کر شیعوں کی نسبت یہ کہدیا۔ اس پر دونوں فرقوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد کی خلافت

تباہ ہوگئی۔[1]

آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فتنہ پیدا کرنے والی بات خواہ کتنی چھوٹی ہو۔زبان سے نہ نکالنی چاہیئے ۔نہ مزاقیہ طور پر نہ ہنسی سے۔کیونکہ ایسی بات کرنے والے کواللہ تعالیٰ خنّاس کہتا ہے۔اس قِسم کی باتوں سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے ۔اللہ تعالیٰ نے اگرتوفیق دی تو آئندہ مَیں کھول کر بتلاؤں گا۔آج چونکہ دیر ہوگئی ہے اس لئے مختصر طور پر کہتا ہوں کہ اتنی بات خوب یاد رکھو۔ایک دیا سلائی بہت چھوٹی سی ہوتی ہے۔مگر سارے گھر کوجلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔اسی طرح فتنہ انگیز بات ہوتی ہے۔اس لئے اگرچہ وہ چھوٹی معلوم ہو۔تو بھی اُسے چھوٹا نہ سمجھو۔اور کبھی مُنہ سے نہ نکالو۔اس سے بہت بڑا نقصان اور فِتنہ پھیلتا ہے۔اس وقت جس قدر مسلمانوں کی حکومتیں تباہ ہوئی ہیں۔ان کا باعث چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہوئی ہیں۔مگر بعد میں ان کے بڑے خطرناک نتائج نکلے ہیں۔ایسی تمام تباہیوں کا وبال انہیں لوگوں پر پڑتا ہے۔جوفتنہ اٹھاتے ہیں۔اس لئے ہرایک مومن کو چاہیئے کہ کوئی فتنہ والی بات کبھی مُنہ سے نہ نکالے۔اس کا نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل ۲۷؍فروری ۱۹۱۷ء)

---

[1] :۔ تاریخ اسلام مرتبہ شاہ معین الدین ندوی وتاریخ الخلفاء للسیوطی حالات خلافت عباسیہ۔